تبرکات و نوادر

مشاہیر علماء کے خطوط

قسط ۔۲

مکاتیب طیّب

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ

(۱۶) حضرت المخدوم المحترم زیدۃ معالیکم

سلام مسنون نیاز مقرون ۔ آں محترم کے کئی والا نامے شرف صدور لائے ۔ اور احقر نے جوابات تحریر کر کے سپرد ڈاک کئے ۔ مگر اس والا نامہ سے جو ۱۰ ر شوال ۱۳۷۷ھ کا تحریر فرمودہ ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرے عرائض دستیاب نہیں ہوئے ۔ مخدوما ! بندہ تو آپ حضرات کی زیارت کا خود خواہش مند ہے ۔ مگر آپ حضرات گھر بلاتے ہیں ۔ اور گھر کے دروازہ پر مضبوط قسم کا قفل لگا کر جب ویزا نہ ملے تو حاضر کس طرح ہوں ۔ گذشتہ سال ذی قعدہ کے مہینہ میں ویزہ ملا تھا مگر کئی ماہ کی سعی کے بعد اس سال وہ سعی جو کئی ماہ سے جاری ہے ، بے سود ثابت ہوئی ۔ اس لئے بجز حسرت و افسوس اور کیا کیا جائے ۔ میری غرض پاکستان حاضر ہونے سے آپ ہی بزرگوں کی زیارت اور اقرباء سے ملاقات ہوتی ہے ۔ میں تو دل و جان سے حاضری کے لئے مستعد ہوں ۔ مگر میرے بس میں کچھ نہیں ۔ اس وقت سعی بھی نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ امسال حج کا قصد ہے ۔ انشاء اللہ وسط ذی قعدہ میں دیوبند سے روانگی ہو گی ۔ جس کے کل ستائیس اٹھائیس دن باقی ہیں ۔ اس لئے اب جو بھی سعی ویزہ کے لئے ہو سکتی ہے وہ حج سے واپسی کے بعد ہی ممکن ہے ۔ دعا فرماویں کہ حق تعالیٰ حج مبرور کے ساتھ مع الخیر واپسی نصیب فرماویں ۔ اور پھر آپ حضرات کی زیارت کا موقع بھی عطا فرماویں ۔ ڈیرہ غازی خان سے بڑی لڑکی اور کراچی سے چھوٹی لڑکی بار بار لکھ رہی ہیں ۔ انہیں بھی یہی لکھا ہے کہ تم لوگ اگر یہاں آ سکو تو آ کر مل جاؤ ۔ میری حاضری سر دست ہونے شیر لانے کے برابر ہو رہی ہے ۔ بہر حال دعا کا خواستگار ہوں ۔ اور زیارت کا خود طلبگار

پرسان حال حضرات کو سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۸ رجب ۷۸ھ

---

(۱۷)

حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون، نیاز مقرون۔ تعزیت نامہ باعث تسلی ہوا۔ آپ نے اس نعمۂ غم[1] میں ہم لوگوں کو یاد رکھا۔ اور ہمارے شریک غم ہوئے اس کا دلی شکریہ قبول فرمائیے۔ آپ کے پیغام تعزیت سے مجروح دلوں کو بہت تسلی اور تسکین حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت مدنی کو اعلیٰ علیین میں مقام کریم بخشے پسماندوں کو صبر جمیل دے۔ اور دارالعلوم اور ملک کو حضرت کا بدل نصیب فرما دے آمین۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔

---

(۱۸)

نحمدہٗ ونصلی

حضرت المخدوم المحترم زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ——— مکرمت نامہ مع نیاز سالم[2] ومسودہ تقریر شرعیہ[3] معدود آیا۔ ہدیہ مسودہ کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ وہاں کی قیام میں میری نہیں ہوئی۔ آپ کو حق تعالیٰ نے جن امور خیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے حق تعالیٰ برکت دے۔ اور دارالعلوم حقانیہ کو روز بروز ترقیات عطا فرمائے۔

مسودہ تقریر پہنچ گیا ہے۔ اس قیام کے دوران میں بہت ہی مشکل معلوم ہو رہا ہے۔ کہ میں اس مسودہ

---

[1] حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز سانحہ ارتحال پر تعزیتی خط کے جواب میں جو علم وعرفان جہاد وعزیمت کی دنیا کیلئے ایک ہمہ گیر و عالمگیر غم کا واقعہ تھا "س"

[2] حضرت مولانا محمد سالم قاسمی حضرت قاری صاحب مدظلہ کے فرزند اکبر حال مدرس دارالعلوم دیوبند۔

[3] دارالعلوم حقانیہ کے تاریخی اجلاس دستاربندی منعقدہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں حضرت حکیم الاسلام نے رات کی نشست میں علم کی فضیلت اور انسانیت کے امتیاز اور شرافت کے موضوع پر ایک نہایت ہی عالمانہ تقریر فرمائی جسے مولانا شیر علی شاہ نے حتی الوسع قلمبند کرنے کی سعی کی پھر حضرت مدظلہ کی خدمت میں نظر ثانی کیلئے بھیجی گئی۔ حضرت نے باوجود گوناگوں مصروفیات کے نظر ثانی ہی نہیں بلکہ اپنے الفاظ میں گویا سارا مسودہ از سر نو خود ہی لکھ دیا۔ اور اس کا عنوان "انسانی فضیلت کا راز" تجویز فرمایا۔ جبکہ احقر نے عنوانات وغیرہ

کو دیکھ سکوں۔ ہر وقت لوگ گھیرے رہتے ہیں۔ یا پھر جلسے اور مجامع ہیں۔ تاہم سعی کروں گا کہ اس قیام کے دوران اس مسودہ کو دیکھ سکوں۔ اگر دیکھ پایا تو بذریعہ ڈاک رجسٹری کر دوں گا۔ صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سلام مسنون۔ تحبرغز کا بہت بہت شکریہ عرض ہے۔ دعا کا مستدعی ہوں۔ والسلام۔ ۳۱ ۵۸ھ

---

(۱۹) حضرت المحترم زید مجدکم السامی

سلام مسنون نیاز مقرون۔ تقریر کا مسودہ نظر ثانی کرنے کے بعد ارسال ہے۔ کاتب نے نہایت ہی ظلم کیا کہ چھوٹے چھوٹے اوراق پہ مسودہ لکھا۔ نہ حاشیہ چھوڑا نہ صفحہ بڑا رکھا۔ اس لئے مجھے حذف و ازدیاد میں سخت دشواری پیش آئی۔ پھر میری تعبیر پوری طرح ادا نہیں کی اس لئے گویا مجھے سارا مسودہ از سر نو خود ہی لکھنا پڑا۔ تاہم باوجود غیر معمولی مصروفیت کے رات دن لگ کر اسے مرتب کیا۔ کئی راتیں ایک ایک بجے اور دو دو بجے تک جاگ کر مسودہ میں ترمیمات کیں۔ کیونکہ دن میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ رات ہی کو کچھ وقت ملتا تھا۔ اب آپ اسے نہایت احتیاط سے صاف کرائیں۔ سمجھدار قسم کا کاتب ہوگا تو لکھ سکے گا۔ اور پھر مقابلہ کرایا جائے۔ تب کاتب کا پی پریس کے حوالہ کی جائے۔ نام اس کا "انسانی فضیلت کا راز" مناسب ہوگا یا جو آپ حضرات مناسب سمجھیں۔ دہلی پہ جانے میں صرف دو گھنٹے باقی ہیں اس لئے بعجلت عریضہ لکھ کر معہ مسودہ کے رجسٹری ارسال ہے۔ سب سے سلام۔ امید ہے دیوبند مطلع فرماویں۔ والسلام ۱۶/۱۱ ۵۸ھ

---

(۲۰) نحمدہ و نصلی　حضرت المحترم المعظم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ میں احقر کے سفر اکوڑہ خٹک کی تفصیلات دریافت فرمائی گئی ہیں۔ بجواب مکرمت نامہ عرض ہے کہ عرصہ سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ مہتمم دارالعلوم حقانیہ یاد فرما رہے ہیں کہ میں اکوڑہ کے اس دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کروں۔ دیوبند بھی مولانا کے کئی والا نامے پہنچے۔ بندہ نے بھی بشرط حاضری پاکستان وعدہ کر رکھا تھا۔ کہ حضور حاضری کا سعادت حاصل کروں گا۔ چنانچہ کراچی پہنچتے ہی احقر نے اطلاع دی۔ مگر دارالعلوم کا جلسہ یکم دسمبر ۵۸ء کو طے شدہ تھا جس کا

دیکھ ہم اصفحات میں اسی نام سے شائع کیا بعد میں لاہور کے ایک مکتبہ نے بھی　نام تعارف وغیرہ سب حذف و تبدیل کر کے اسے انسانیت کی امتیاز کے نام سے شائع کیا۔　لاہور میں۔
احقر راقم الحروف　مولانا محمد سالم صاحب کیلئے　اگلے صفحہ پہ

اخبارات میں اعلان بھی شائع ہو چکا تھا۔ ان تاریخوں میں میری شرکت کی کوئی صورت نہیں تھی۔ کہ میں ۱۲؍ اکتوبر کا دن وہاں گزار سکوں۔ حضرت مولانا نے بکمال عنایت جلسہ کی شائع شدہ تاریخوں کو منسوخ کر کے جلسہ کی تاریخیں ۲۱، ۲۲؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء رکھیں، اور دوبارہ اعلانات جاری کئے۔ چنانچہ احقر ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شب میں اکوڑہ پہنچا۔ اسٹیشن پر دار العلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔ انتہائی محبت و خلوص سے خیر مقدم فرمایا۔ اور میں دار العلوم کی نو تعمیر شدہ عمارت میں فروکش ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ حسب دعوت نامہ حضرت مولانا عبد الحق صاحب کی طرف سے پہنچا تھا۔ تو قیام دار العلوم ہی میں ہو سکتا تھا۔ کہیں اور ٹھہرنے کی کوئی معنے ہی نہ تھے۔ اکوڑہ کی حاضری کا مقصد بھی محض دار العلوم ہی کے جلسہ کی شرکت تھی۔ تقریباً چوبیس گھنٹہ قیام رہا۔ اور یہ مدت دار العلوم ہی میں گزری۔ ۲۱؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو شب کے اجلاس میں حسب پروگرام شرکت ہوئی۔ اس نشست میں دار العلوم کے تقریباً ۳۷ فارغ شدہ فضلاء کی دستار بندی ہوئی۔ وہ احقر کے ہاتھوں عمل میں آئی دستار بندی کے بعد تقریباً تین گھنٹہ احقر کی تقریر ہوئی۔ جسے دار العلوم کے فضلاء نے قلمبند کیا۔

حضرت مولانا عبد الحق صاحب نے تقریر کا یہ مسودہ آدمی کے ہاتھ میرے پاس لاہور بھیجا ہے۔ تاکہ احقر اس پر نظر ڈالکر اس میں ضروری ترمیم و اصلاح کر دے۔ دار العلوم اس کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بہر حال اکوڑہ کی حاضری صرف دار العلوم حقانیہ کے جلسہ کے لئے ہوئی۔ اس کی دعوت پہ ہوئی۔ اور اس میں چوبیس گھنٹہ قیام رہا۔ اور اس کے پروگراموں میں پورا وقت صرف ہوا۔ اس دوران میں مولانا ...... نے جامعہ میں حاضری کیلئے کئی بار فرمایا۔ مگر وقت نہیں تھا۔ اس لئے معذرت کرتا رہا۔ لیکن پیہم اصرار پر اتنا عرض کر سکا۔ کہ واپسی میں روانگی کے وقت اسٹیشن جاتے ہوئے پانچ منٹ کے لئے جامعہ کی عمارت میں اتر کر دعا میں شرکت کر دوں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ چونکہ واپسی کے وقت اسٹیشن کے راستہ میں جامعہ کی عمارت پڑتی تھی۔ احقر اترا جامعہ کے حضرات اساتذہ و طلبہ نے خیر مقدم فرمایا —— اور

ؔ یہ خط مشہور عالم اور مجاہد جنگ آزادی مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم کے نام لکھا گیا ہے۔ پچھلے خط میں حضرت کی آمد دار العلوم حقانیہ کا ذکر آیا ہے ان کے واپس جانے پر ایک مقامی مدرسہ نے حسب معمول قاری صاحب مدظلہ کی رپورٹنگ ایسے انداز میں کی کہ سب کچھ اپنے کھاتہ میں بلاوجہ ڈالنے کی سعی کی گئی تھی۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم بھی جلسہ دستار بندی میں حسب معمول شریک تھے انہوں نے اخبارات میں یہ غلط رپورٹنگ پڑھی، اور قلبی تعلق و محبت کی بنا پر اسکی وضاحت قاری صاحب مدظلہ ہی سے کروائی۔ یہ خط ترجمان اسلام میں بھی شائع کروایا، اور پھر اصل خط کو بعینہٖ مکتوب ذیل کے ساتھ ناچیز کے نام ارسال فرمایا۔

سپاسنامہ بھی پیش فرمایا جس کے جواب میں پانچ چھ منٹ میں احقر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے نصیحت کے طور پر چند کلمات بھی عرض کئے اور اسی وقت اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ جہاں دارالعلوم کے ذمہ دار اکابر پہلے سے موجود تھے۔ اس طرح یہ سفر پورا ہوا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۱۹ ۲/۹۰ ھ

برخوردار طال عمرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے ہر طرح خیریت سے ہوں گے۔ روانگی کے وقت اسٹیشن پر جو وعدہ کیا تھا، یاد ہوگا۔ لیکن ایفاء کی توفیق نہ ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ والوں کا کارنامہ گذشتہ دنوں دارالعلوم اسلامیہ اکاپور کی خصوصی دعوت پر جانا ہوا۔ تو ترجمان اسلام کا وہ پرچہ ساتھ لیتا گیا۔ قاری طیب صاحب دامت برکاتہم کو دکھایا تو حیران ہو گئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا تدارک ضروری ہے۔ فرمایا کیا صورت ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں چند سوالات لکھتا ہوں۔ آپ اس کا جواب تحریر فرما دیں۔ تو کسی اخبار کو روانہ کر دیا جائے گا۔ آپ نے اس کو پسند فرمایا چنانچہ آپ نے جواب مرحمت فرما دیا۔ جو کہ سوال و جواب کی شکل میں ترجمان اسلام میں مطیع الحق کے فرضی نام سے شائع کرا دیا گیا ہے۔ اصلی جواب میرے نام مرحمت فرمایا ہے۔ جو کہ بغرض زیارت آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اپنے والد ماجد مدظلہ کی خدمت میں پیش کریں۔ اور میرا سلام بھی عرض کر دیں۔ اور دعا کی درخواست بھی پیش کریں۔ اور اپنی خیریت اور دیگر ضروری حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ آپ کو لکھنے کی عادت ہو جائے گی۔ اس جواب پر جامعہ اسلامیہ والوں کے تاثرات بھی ضرور تحریر فرما دیں۔ فرضی نہ ہوں، واقعی ہوں، آپ کے نہ ہوں۔ بلکہ ان کے ہوں۔

واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

بندہ محمد نعیم عفی عنہ
خطیب جامع مسجد
منڈی بہاؤالدین ۔۔۔۔۔ ۸ ۱۱/۵ھ